ہمارے شہر کے مندر اور ہمارے معاشرے میں ان کی اہمیت پر ماہرین کی گفتگو

ہمدم رفیق ، صفحہ 4 بعد 11 ، کالم 5

شہر کے مندروں کا سروے ، ماہرین کی رائے میں 9 قدیم مندر بند ہونے کے خطرے سے دوچار ، 16 مئی کو قومی کانفرنس

نئی دہلی/ممبئی/کراچی/لاہور/ڈھاکہ: ہندو ریلیف فاؤنڈیشن (HRF) کے زیر اہتمام ہفتہ 11 مئی کو ہونے والی ایک ہنگامی کانفرنس میں ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ برصغیر کے شہری مراکز میں قدیم مندر تیزی سے بند ہو رہے ہیں اور اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو آئندہ دس برس میں کئی مندر مکمل طور پر ویران ہو جائیں گے۔ کانفرنس میں بھارت، پاکستان اور بنگلہ دیش کے 14 شہروں سے آئے ہوئے مندروں کے منتظمین، ماہرین آثار اور مقامی کمیونٹی کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ہال کے باہر مندروں کی تصاویر اور پرانے نقشوں کی نمائش بھی لگائی گئی جسے شرکاء نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔

کانفرنس کے منتظمین کے مطابق ان شہروں میں 9 قدیم مندر ایسے ہیں جن کی دیواروں میں دراڑیں پڑ چکی ہیں اور چھتیں جگہ جگہ سے بیٹھ رہی ہیں۔ ان میں سے 3 مندر ممبئی کے علاقے ماہیم، 2 کراچی کے علاقے لیاری اور 4 ڈھاکہ کے پرانے حصے میں واقع ہیں۔ ماہرین کے مطابق اگر ان مندروں کی بنیادوں میں پانی کا رساؤ روکا نہ گیا تو اگلے پانچ برس میں ان کا بچنا مشکل ہو جائے گا۔ ایک ماہر نے کہا کہ یہ مندر صرف پتھر نہیں بلکہ ہزاروں خاندانوں کی یادیں ہیں اور ان کا گرنا پورے محلے کی پہچان کا گرنا ہے۔

کانفرنس کے منتظم ڈاکٹر سنجیو کمار بھاٹیہ نے بتایا کہ HRF نے اس مہم کے لیے ابتدائی طور پر 12 لاکھ روپے مختص کیے ہیں اور مزید فنڈ عطیات کے ذریعے جمع کیے جائیں گے۔ ان کے مطابق ہر مندر کے لیے ایک الگ ٹیم بنائی جائے گی جو ماہرین، مقامی کاریگروں اور کمیونٹی کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔ ٹیم پہلے نقشے تیار کرے گی، پھر مرمت کا تخمینہ لگائے گی اور آخر میں کام کی نگرانی کرے گی تاکہ پرانے پتھر اور طرز تعمیر کو نقصان نہ پہنچے۔

کراچی کے علاقے لیاری میں واقع 150 سال پرانے مندر کے پجاری پنڈت رام داس نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مندر کے آس پاس رہنے والے مسلمان بھی اس کی مرمت میں مدد کرتے رہے ہیں اور یہ رشتہ ہی اصل سرمایہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت اور عوام مل کر کام کریں تو یہ مندر دوبارہ اپنی پرانی شکل میں کھڑے ہو سکتے ہیں۔ ان کے مطابق مندر کے اندر اب بھی شادی بیاہ اور تہواروں کی تقریبات ہوتی ہیں اور یہ روایت برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ نئی نسل کا رشتہ جگہ سے ٹوٹ نہ جائے۔

ڈھاکہ کے علاقے پرانا پلٹن میں واقع 18 مندروں کا ایک گروپ بھی اس فہرست میں شامل ہے جو خطرے سے دوچار ہے۔ وہاں کے پجاری بابو کرشنا چندر ساہا نے بتایا کہ ان مندروں کی چھتوں سے بارش کا پانی رستا ہے اور دیواروں پر اگنے والی کائی پتھروں کو گلا رہی ہے۔ ان کے مطابق اگر ایک مندر کی چھت گر گئی تو ساتھ والے مندر بھی متاثر ہوں گے کیونکہ سب ایک ہی احاطے میں بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ آثار قدیمہ کو فوری طور پر ایک ٹیم بھیجنی چاہیے۔

ممبئی کے ماہر تعمیرات پروفیسر ہیمنت کلکرنی نے کانفرنس میں بتایا کہ مندروں کی مرمت کے لیے چونے اور پتھر کا وہی مرکب استعمال کیا جانا چاہیے جو پرانے وقت میں استعمال ہوتا تھا، ورنہ سیمنٹ کا مصالحہ پتھروں کو اور زیادہ توڑ دیتا ہے۔ ان کے مطابق ایک مندر کی مرمت پر اوسطً 4 لاکھ روپے خرچ ہوں گے اور کام کے دوران مندر کو بند کرنا پڑے گا تاکہ زائرین محفوظ رہیں۔ انہوں نے کہا کہ ماہر کاریگر اب بہت کم رہ گئے ہیں اور ان کی تربیت کے لیے ایک الگ تربیتی پروگرام شروع کرنا ضروری ہے۔

کانفرنس کے آخر میں شرکاء نے ایک مشترکہ اعلامیہ جاری کیا جس میں حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا کہ قدیم مندروں کو ورثے کی فہرست میں شامل کیا جائے اور ان کے گرد 100 میٹر کا حفاظتی علاقہ مقرر کیا جائے جہاں نئی تعمیر یا کھدائی نہ ہو سکے۔ اعلامیے میں یہ بھی کہا گیا کہ مندروں کے اندر داخلے کا کوئی ٹکٹ نہ لیا جائے اور بزرگ شہری مفت داخل ہوں۔ HRF نے اعلان کیا کہ وہ اگلے ماہ ایک ہیلپ لائن اور ویب سائٹ بھی شروع کرے گی جہاں لوگ اپنے علاقے کے خطرے کی رپورٹ درج کرا سکیں گے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ان مندروں کو بچایا گیا تو یہ نہ صرف مذہبی سرگرمیوں کے مرکز رہیں گے بلکہ سیاحت اور مقامی روزگار کا ذریعہ بھی بنیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک بحالی منصوبہ مقامی مزدوروں، کاریگروں اور دکانداروں کو براہ راست روزگار دے سکتا ہے۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ ورثہ صرف ماضی کی چیز نہیں بلکہ آج کی روزی کا سوال بھی ہے اور اگر آج قدم نہ اٹھایا گیا تو کل پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(مقامی اخبار میں اشتہارات)

ضلع قصور کے شہر چونیاں میں واقع قدیم مندر کی بحالی کے لیے اشتہارات طلب کر لیے گئے ہیں۔ مندر کی انتظامی کمیٹی کے مطابق یہ مندر 1872 میں تعمیر ہوا اور اس میں شیو اور ہنومان کے مندر شامل ہیں۔ کمیٹی کے سیکرٹری رام داس کے مطابق مندر کی چار دیواری میں دراڑیں پڑ چکی ہیں اور بارش کا پانی اندر جمع ہو رہا ہے۔ اشتہار میں ٹھیکیداروں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی تجاویز اور تخمینے 15 مئی تک جمع کرائیں۔

ڈھاکہ میں ہندو کمیونٹی کے 3 مندروں کی مرمت کا کام شروع ، 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کا تخمینہ

ڈھاکہ، 9 مئی: ہندو کمیونٹی کے تین مندروں کی مرمت کا کام پیر کے روز شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ مندر پرانا ڈھاکہ کے علاقے شنکھاری بازار میں واقع ہیں اور برسوں سے بارش اور نمی کے باعث شدید خراب ہو چکے ہیں۔ مندروں کی چھتوں سے پانی رستا ہے اور دیواروں پر اگنے والی کائی پتھروں کو گلا رہی ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق اگر فوری طور پر مرمت نہ کی گئی تو یہ مندر آئندہ دو برس میں مکمل طور پر ویران ہو جائیں گے۔

مندروں کی دیکھ بھال کرنے والی کمیٹی کے سیکرٹری پرمود کمار ساہا نے بتایا کہ کام کا تخمینہ 2 کروڑ 40 لاکھ روپے لگایا گیا ہے۔ رقم مقامی ہندو خاندانوں نے چندے کے ذریعے جمع کی ہے۔ ان کے مطابق مندر کے اندر شادی بیاہ اور تہواروں کی تقریبات ہوتی ہیں اور یہ روایت برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ نئی نسل کا رشتہ جگہ سے ٹوٹ نہ جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان پڑوسی بھی اس کام میں ہاتھ بٹا رہے ہیں۔

محکمہ آثار قدیمہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر نصیر الدین شاہ نے کہا کہ ان مندروں کو ورثے کی فہرست میں شامل کرنے کی تجویز بھیجی گئی ہے۔ ان کے مطابق اگر مندر کو سرکاری درجہ مل گیا تو اس کی مرمت کے لیے باقاعدہ فنڈ مختص کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ماہر کاریگر اب بہت کم رہ گئے ہیں اور ان کی تربیت کے لیے ایک الگ تربیتی پروگرام شروع کرنا ضروری ہ